ائمۃ التکفیر کو مباھلے کا چیلنج

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳/ جون ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت تلاوت کی۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

(آل عمران: ۶۲)

پھر فرمایا:۔

گزشتہ رمضان مبارک میں آخری ایام میں قرآن کریم کے جس حصے کا درس دینے کا موقع ملا اسی دوران اس آیت پر بھی درس کی توفیق ملی جس کی ابھی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس آیت کا تعلق مباہلہ سے ہے اور مباہلہ سے متعلق اسلامی تعلیم کے اصول اور ان اصولوں کی روشنی میں طریقہ کار اسی آیت میں بیان فرما دیا گیا ہے۔ درس چونکہ بہت طویل تھا اور دو یا تین مجالس پر پھیلا ہوا تھا اس لئے اس سارے درس کو دوبارہ یہاں دہرانا تو مقصود نہیں لیکن اسی درس کے دوران میری توجہ اس طرف پھیری گئی کہ چونکہ یہ احمدیت کی پہلی صدی کے آخری ایام ہیں اس لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جو سو سال سے تکذیب کی جارہی ہے اور پہلی صدی کے اختتام پر مکذبین کا شور وغوغا بہت بلند ہو گیا ہے اس لئے اس وقت اس تکذیب کا جواب مباہلہ کے چیلنج ہی کے ذریعے دینا مناسب ہوگا۔ اس پہلو سے میں نے کچھ امور کے متعلق درس کے دوران روشنی ڈالی لیکن

احباب کو تاکید کی کہ وہ اسے فی الوقت مباہلے کا چیلنج نہ سمجھیں کیونکہ میں اس مضمون کے لئے خطبات کو ذریعہ بناؤں گا اور خطبات کے ذریعے انشاء اللہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے چیلنج یعنی مباہلہ کے چیلنج کا اعلان کیا جائے گا۔

سب سے پہلے مختصراً میں مباہلہ کی نوعیت سے متعلق کچھ باتیں احباب کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ اس آیت کا پس منظر یہ ہے یعنی مفسرین جسے شان نزول کہتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا اور کئی روز تک آپ سے الوہیت مسیح اور آپ کے دعاوی اور خدا کی وحدانیت کے متعلق مباحثہ کرتا رہا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی تعلیم کی روشنی میں ان کو نہایت موثر جواب دیئے اور منطقی نقطہ نگاہ سے بھی ان کے منہ بند کر دئے اور اس مباحثہ کے دوران بھی بیان کیا جاتا ہے اسی سورۃ کی وہ اولین آیات نازل ہوئیں جن میں مزید دلائل خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو سمجھائے جاتے رہے۔ چنانچہ جب مباحثہ دوسروں کی طرف سے کج بحثی اختیار کر گیا اور ایک دلیل جو خوب اچھی طرح واضح طور پر پیش کر دی گئی تھی۔ اسے سننے، اسے سمجھنے کے باوجود پھر وہ اپنے لچر اعتراضوں کی تکرار کرتے رہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی جس کی میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پس ان امور میں فِيهِ سے مراد قرآن کریم کی صداقت یا خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے یا دونوں بیک وقت مراد لی جاسکتی ہیں تو جو ان امور میں یا اس معاملے میں اب بھی تجھ سے جھگڑا کرے کیونکہ حَآجَّكَ جیسا کہ میں نے درس میں بھی کہا بات واضح کی تھی جھگڑے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور بعض دفعہ اچھے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے لیکن کم۔ تو یہاں چونکہ ضد کرنے والا مباحث مراد ہے اس لئے قرآن کریم کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص اگر حجتوں سے، دلیل بازیوں سے جس کو دلیل نہیں بلکہ دلیل بازیاں کہا جاتا ہے اور کج بحثیوں سے باز نہ آئے تو اس کو خصوصیت سے اس وقت کے بعد مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تجھے کھلا کھلا علم عطا کر دیا گیا۔ یہاں علم سے مراد ایسے دلائل ہیں جو روشن ہوں جو واضح اور قطعی ہوں جنہوں نے معاملہ کھول دیا ہو یعنی ایک دفعہ معاملے کو اس طرح کھول دیا کہ وہ ظن

سے بات علم کی حد میں اتر آئے۔ چنانچہ ان کی ظنی باتوں کے مقابلے پر خدا تعالیٰ نے تجھے علم عطا فرما دیا اس کے بعد ان کے لئے حجت کی گنجائش کوئی باقی نہ رہی۔ پھر کیا طریق باقی رہ جاتا ہے جس سے معاملہ طے ہو۔ فرمایا فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ تو ان سے کہہ دے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تمہارے بیٹوں کو بلاتے ہیں یعنی ہم مل کر اپنی اپنی اولاد کو آواز دیتے ہیں کہ آجاؤ۔ ابناء کا لفظ اگرچہ بیٹوں کے لئے بولا جاتا ہے لیکن جب عمومی طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے مراد سب اولاد ہے۔ تو فرمایا اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ اور ہم اپنے سے تعلق رکھنے والے تمام نفوس کو آواز دیتے ہیں اور تم بھی اپنے سے تعلق رکھنے والے تمام نفوس کو آواز دو ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ اور خدا کی لعنت اس شخص پر ڈالتے ہیں جو بالارادہ واضح طور پر جھوٹ سے کام لے رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی تفسیر میں اس پہلو پر زور دیا کہ یہاں مباہلہ محض غلط بات پر ایمان رکھنے والوں سے نہیں کیا جارہا بلکہ ایسے غلط ایمان رکھنے والوں سے کیا جارہا ہے جو جھوٹے ہیں جو جانتے ہیں کہ ان کے ایمان کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے جو واضح طور پر آنکھیں کھول کر خدا پر افترا کرنے والے ہیں۔ پس ایسا مکذب جو بے حیا ہو چکا ہو، ایسا مکذب جس پر بسا اوقات یہ بات واضح ہو چکی ہو کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے اور بالا رادہ تکذیب سے باز نہ آئے اُس مکذب کو دعوت مباہلہ ہے اور اس مباہلہ میں دو فریق ہوتے ہیں۔ ایسی لعنت کو مباہلہ نہیں کہا جاتا جسے قرآن کریم کی اصطلاح میں، اسلامی اصطلاح میں لعان کہتے ہیں۔ لعان میں بھی دونوں پہلو آجاتے ہیں لیکن مباہلہ اور لِعان میں ایک فرق میں بتانا چاہتا ہوں۔

لِعان اُس ملاعنہ کو یعنی ایک دوسرے پر لعنت ڈالنے کو کہا جاتا ہے اسلامی اصطلاح میں جس میں خاوند بیوی پر الزام لگائے یا بیوی خاوند پر الزام لگائے اور گواہ موجود نہ ہوں اور اس کے نتیجہ میں کوئی اور صورت نہ رہے تو وہ بھی مباہلہ سے ملتی جلتی چیز تو ہے لیکن ایک خاص مضمون سے تعلق رکھنے والی ہے۔ تکذیب میں ایک دعویدار کے خدا سے ہونے کی تکذیب کی جاتی ہے اور لِعان میں ایک شخص کو بدکار سمجھتے ہوئے اُس کی بدکاری کا ادعا کیا جاتا ہے اور اُس کے جواب میں پھر دوسرے فریق

کو لعنت کا اختیار دیا جاتا ہے اور بالآخر یہ لعنت بعض دفعہ دوطرفہ صورت اختیار کر جاتی ہے اس لئے اُسے ملاعنہ کہا جاتا ہے تو بہر حال یہ مضمون لِعان کے مضمون سے مختلف ہے۔

مباہلہ میں ایک طرف سے خدا کی طرف سے ہونے کے دعویدار کا ہونا ضروری ہے اور دوسری طرف اُس دعویدار کی تکذیب کرنے والوں کا ہونا ضروری ہے۔قرآن کریم میں مباہلہ کا یہی مفہوم ہے اس کے سوا اور کوئی مفہوم نہیں ہے۔اس لئے اگر احمدیت کے بعض مخالفین جو ہلکے ہونے کی وجہ سے اچھلتے ہیں اور بعض دفعہ ایسی باتوں میں مباہلہ کا چیلنج دیتے رہتے ہیں جن میں قرآن کریم نے مباہلہ کا کوئی ذکر ہی نہیں فرمایا اور امت محمدیہ میں اُن امور میں مباہلہ کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔تو ایسے چھوٹے اور ہلکے معاندین کے جواب میں جماعت احمدیہ کے خلفاء کا یہی طریق رہا ہے وہ خاموشی اختیار کرتے ہیں اور انہیں کوئی جواب نہیں دیتے۔اس لئے میں یہ بات کھول رہا ہوں کہ بعض دفعہ بعض اسی قسم کے علماء کہلانے والے یہ تماشا بناتے ہیں، یہ ڈرامہ کھیلتے ہیں اور عوام الناس پر گویا یہ اثر ڈالتے ہیں کہ گویا جماعت احمدیہ کے خلفاء کو ہم نے بار بار چیلنج دیئے اور یہ بھاگ گئے۔اول تو ان کی حیثیت کا معاملہ بھی زیر نظر آنا چاہئے کہ اُن کی حیثیت کیا ہے؟ کس قوم کی نمائندگی کرتے ہیں۔چنانچہ آیت مباہلہ بتا رہی ہے کہ جو بلانے والا ہو وہ ساری قوم کو بلانے کا مجاز ہو۔اُس کی ایسی حیثیت ہو کہ اُس کی آواز پر قوم کے مرد اور عورتیں اور بچے اور سارے نفوس لبیک کہتے ہوئے اُس کے گرد اکٹھے ہو جائیں۔ہر کس و ناقص کا کام نہیں ہے کہ وہ مباہلہ شروع کر دے یا قرآن کے نزدیک ہر کس و ناقص اگر مباہلہ کی آواز دے تو سچوں کا فرض نہیں ہے کہ ہر مباہلہ کا اس طرح جواب دے۔قرآن کریم نے جو مباہلہ کا نقشہ کھینچا ہے اس نقشہ کی رو سے جب بھی حالات ملتے جلتے دکھائی دیں اس وقت مباہلہ ضروری ہو جاتا ہے یا مباہلہ کا اختیار ہو جاتا ہے ضروری نہیں کیا جاسکتا۔تو دونوں طرف راہنما ہونے چاہئیں۔معزز راہنما ہونے چاہئیں جن کے پیچھے پوری قوم ہو اور معاملہ کسی خدا کی طرف سے ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے والے کی سچائی کا معاملہ ہو اور ایک قوم اُسے جھٹلا رہی ہو اور دوسری اُس کو ماننے والی اُس کی تائید میں دل و جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے حاضر ہو رہی ہو اور اپنا سب کچھ داؤ پہ لگانے کے لئے تیار ہو۔اتنا کامل یقین رکھتی ہو کہ جب اسے بلایا جائے کہ آؤ قوم کے مردو، عورتو اور بچو، آؤ اور میری صداقت کا اقرار کرو اور اپنی زندگی کی ہر قیمتی چیز داؤ پے لگا دو اور یہ خدا سے دعا کرو کہ

اگر میں جھوٹا ہوں تو تم پر لعنت پڑے۔ اس آواز کے جواب میں مومنین کی جماعت جس طرح لبیک کہتی ہے یہ وہ نقشہ ہے جو قرآن کریم آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے ماننے والوں کے متعلق پیش فرمارہا ہے اور پھر دوسروں کو چیلنج ہے کہ اگر تم بھی ایسے ہی معزز سمجھے جاتے ہو اگر تمہاری باتوں کا بھی ایسا ہی اعتماد ہے تو تم بھی اپنے ماننے والوں کو اپنی غلامی کا ادعا کرنے والوں کو اسی طرح ہی پکارو اور ان کو کہو کہ تم بھی اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دو اور یہ اعلان کرو کہ یہ دعویدار جھوٹا ہے اور ہم کامل یقین رکھتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے۔ یہ ہے مباہلہ کی جان، مباہلہ کی روح جس کو قرآن کریم نے اس مختصر مگر بہت ہی گہری اور عمیق اور تفصیلی مضمون پر روشنی ڈالنی والی آیت میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے جب میں نے سو سال کا لفظ بولا یعنی صدی اختتام کو پہنچنے والی ہے تو یہ مراد نہیں تھی کہ آپ کے دعویٰ الہام اور دعویٰ ماموریت کو اتنا عرصہ گزرا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جماعت کی داغ بیل ڈالی اُس وقت سے لیکر آئندہ سال 23 مارچ تک ایک سو سال پورے ہوں گے لیکن جہاں تک دعویٰ الہام کا تعلق ہے، دعویٰ ماموریت کا تعلق ہے وہ اس سے بہت پہلے سے تھا۔ پہلا ماموریت کا الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 1882ء میں ہوا اور اُس سے پہلے بھی سلسلہ الہامات کا ذکر براہین احمدیہ میں ملتا ہے جو بہت دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔

پس حقیقت یہ ہے کہ ایک سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلسل خدا تعالیٰ سے الہام پانے کا اور سچے کشوف دیکھنے کا ادعا فرمایا اور سچی رؤیا دیکھنے کا دعویٰ کیا اور ان امور کو کھول کھول کر گردو پیش میں پیش کیا اور پھر یہ دائرہ، خطاب کا دائرہ یعنی بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ آپ نے ہندوستان والوں کو، پھر تمام دنیا والوں کو ایک مذہب والوں کو پھر دوسرے مذہب والوں کو یہاں تک کہ تمام دنیا کے مذاہب کو مخاطب کر کے اپنے ان دعاوی کو بڑی تحدی کے ساتھ پیش فرمایا۔

اس لئے آج کل کے اس دور میں جبکہ بدقسمتی سے پاکستان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کا اس دور میں جھنڈا اٹھالیا ہے اور پاکستان کے بدنصیب سربراہ نے جو پہلے ڈکٹیٹر کے طور پہ ظاہر ہوئے پھر اس کے بعد صدر کا چولہ پہنا پھر واپس آمریت کی طرف رُخ اختیار کیا

اور حال ہی میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں اُن سے پتا چلتا ہے کہ دوبارہ آمریت کا لباس اگر کھلم کھلا نہیں پہنیں گے تو عملاً پہن کر اس حیثیت سے اپنے عرصہ حیات کو لمبا کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ اس وقت حضرت مسیح موعود کی تکذیب کے سب سے بڑے علمبر دار ہیں اور ان کے ساتھ بعض علماء نے جو حاشیہ بردار ہیں انہوں نے بھی بدزبانی اور بدکلامی کی حد کر دی ہے۔ اسمبلیاں بھی بے پاک ہو چکی ہیں وہ سیاسی ایوان جنکا مذاہب کے معاملات سے کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوا کرتا، جن میں خدا کی طرف سے ہونیوالے دعویداروں کی تکذیب اس لئے نہیں کی جاتی کہ اُن کا اس مضمون سے تعلق نہیں ہے۔ اُن اسمبلیوں میں بھی یہ فیشن بن گیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہ صرف تکذیب کریں بلکہ آپ پر پھبتیاں کسیں، تضحیک سے کام لیں اور ہر پہلو سے آپ کی تخفیف کر کے گویا اپنی نظر میں آپ کو دنیا میں ذلیل کر دیں۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو سمجھانے کی ہے جو میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں۔ میں نے کئی طریق سے اس قوم کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اپنی حیثیت اور اپنے مقام کو سمجھو بے وجہ ایسے معاملات میں دخل نہ دو جن کے نتیجہ میں تم خود اپنی ہلاکت کو دعوت دینے والے ثابت ہو گے اور ادب کی زبان اختیار کرو۔ اگر تمہیں ایک دعویدار کے دعویٰ کی سچائی پر ایمان نہیں ہے تو خاموشی اختیار کرو اور یا انکار کرنا ہے تو انکار میں بھی ادب کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دو اور قرآن کریم نے جو رہنما اصول اس سلسلہ میں بیان فرمایا ہے اس کو نہ بھلاؤ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَاِنۡ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيۡهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنۡ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبۡكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ يَعِدُكُمۡ (المؤمن: ۲۹) تو دیکھو تم تکذیب میں زبانیں لمبی نہ کرو وَاِنۡ يَّكُ كَاذِبًا اگر یہ جھوٹا ہے یعنی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک مخفی ایمان رکھنے والے نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ اگر موسیٰ جھوٹا ہے فَعَلَيۡهِ كَذِبُهٗ اس کا جھوٹ اور اس جھوٹ کا فساد خود اس پر پڑے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خدا پر جھوٹ بول رہا ہو اور خدا اس کے جھوٹ کا عذاب قوم پر ڈال دے اس لئے تمہیں مطمئن رہنا چاہئے کہ اس کے جھوٹ سے خدا تمہیں نہیں پوچھے گا۔ اس نے جھوٹ بولا ہے تو خدا کو علم ہے جس پر جھوٹ بولا جا رہا ہے تمہیں قطعی علم کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں ہے کیونکہ تم خدا اور اُس کے بندوں کے درمیان آتے نہیں تمہارا مقام نہیں ہے کہ اُس آواز کو سن سکو جو خدا کسی بندے کو

مخاطب کرتے ہوئے اُس کے کانوں میں روح القدس کے ساتھ پھونکتا ہے۔اس لئے تم ایک طرف بیٹھے رہو۔زیادہ سے زیادہ تمہارا یہ کام ہے کہ کہو یقین نہیں آتا لیکن تکذیب کا اور شرارت کا تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا۔فرمایا پس اُس نصیحت کرنے والے نے یہ نصیحت کی کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو تمہیں اس سے کیا۔خدا جانے اور یہ جھوٹا جانے اللہ تعالیٰ خود اس کو ہلاک کر دے گا اور تم پر اس کے جھوٹ کا وبال نہیں پڑے گا۔لیکن وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا اگر یہ سچا نکلا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ پھر تم پر ضرور وہ وبال نازل ہوں گے اور وہ آفات نازل ہوں گی جن کا یہ وعدہ کر رہا ہے۔اس لئے خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور احتیاط سے کام لو اور بے وجہ ایک دعویٰ کرنے والے کی تکذیب میں جلدی نہ کرو۔

یہ بھی میں نے سمجھانے کی کوشش کی اور مختلف رنگ میں جس حد تک بھی خدا تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی گزشتہ چند سال مسلسل اس قوم کو اور تکذیب کے راہنماؤں اور ائمہ کو نیک نصیحت کے ذریعہ قرآن کریم کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری آوازیں بہرے کانوں پر پڑتی رہی ہیں۔یہ لوگ کسی طرح بھی تکذیب سے باز نہیں آئے بلکہ ان میں سے بعض تکذیب اور بے حیائی میں حد سے زیادہ بڑھتے چلے گئے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں مذاق اور تضحیک اور تمسخر کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر چوٹیں لگائی گئیں۔ان کو اتنا بھی خیال نہیں آیا کہ دنیا کے اکثر ممالک ایسے ہیں جن کی بھاری اکثریت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو سچا نہیں سمجھتی ان کی بھی اسمبلیاں ہیں،ان کے بھی ایوان ہیں بڑے بڑے اور بعض اس میں سے اتنے طاقتور ملک ہیں کہ دس یا بیس پاکستان بھی ان کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے لیکن وہ شرافت کی راہ اختیار کرتے ہیں۔وہ جانتے ہیں کہ اسمبلیاں اس غرض سے قائم نہیں کی جاتیں اور باوجود قطعی طور پر ایک خدا کی طرف سے ہونے والے دعویدار کو اپنی دانست میں جھوٹا سمجھنے کے باوجود پھر بھی وہ کوئی لفظ تکذیب کا،تخفیف کا اپنی اسمبلیوں میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے برخلاف استعمال نہیں کرتے۔ان میں دہریہ بھی ہیں ان میں مشرکین بھی ہیں ان میں بعض یہود بھی ہیں،نصاریٰ بھی ہیں،ہر قسم کے مذاہب سے تعلق رکھنے والے ہیں لیکن کبھی آپ ان کی اسمبلیوں سے بانی اسلام کے متعلق اس بدتمیزی کی آواز کو نہیں سنیں گے۔پھر آپ مسلمان کہلاتے ہوئے،اعلیٰ تہذیب کا دعویٰ رکھتے ہوئے اُس شخص ﷺ کی غلامی کا دعویٰ کرتے ہوئے جو اخلاق کی

چوٹیوں پر فائز فرمایا گیا تھا جس کا قدم اخلاق پر نہیں بلکہ اخلاق کی چوٹیوں پر تھا۔تم عام دنیا سے ہی تہذیب سیکھ لو، عام دنیا ہی سے ادب کے تقاضے سیکھ لو لیکن یہ باتیں بھی بے کار ثابت ہوئیں اور کسی نے ان نصیحتوں کی طرف توجہ نہ دی اور مسلسل یہ لوگ تکذیب اور شرارت میں اور ایذاء رسانی میں بڑھتے چلے گئے۔

پس اس وقت یہ مناسب ہے کہ اس صدی کے اختتام سے پہلے اس قوم کو قرآن کی زبان میں مباہلہ کی طرف بلایا جائے۔ حجت کی راہیں بند کر دی گئی ہیں۔ دو طرح سے یہ راہیں بند ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام اتنا قوی اور اتنا غالب ہے کہ اُس نے ان مخالفین کے دیرینوں کے منہ پھیر دیئے ہیں اور ان قوی دلائل سے تنگ آ کر اور عاجز آ کر انہوں نے شرارت کی راہ اختیار کی ہے اور دھونس کی راہ اختیار کی ہے۔ طاقتور اور قوی دلائل والا کبھی تلوار پر ہاتھ ڈالنے میں جلدی نہیں کیا کرتا وہ لوگ جو جبر کی طرف دوڑتے ہیں اس بات کا اقرار کر کے دوڑتے ہیں کہ اب ہمارے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ دلیل کی رو سے ہم ان مخالفین کو اپنے مد مقابل کو شکست دینے میں ناکام رہے ہیں۔ یہ اقرار تلوار کے ذریعہ اپنی بات منوانے کے اصرار کے اندر شامل ہوا کرتا ہے۔ تو اس رنگ میں حجت کی راہ بند ہو چکی ہے۔ دوسرے گزشتہ چند سالوں سے پاکستان میں یہ وتیرہ اختیار کیا ہے یعنی ارباب پاکستان نے یہ وتیرہ اختیار کیا ہے کہ احمدیت کے خلاف ہر قسم کی ہرزہ سرائی کو کھلی چھٹی ہے، ہر قسم کا گندہ اور فساد والا لٹریچر اور دروغ اور افتراء پر مبنی لٹریچر کھلے عام شائع کیا جا رہا ہے، کثرت کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ملک میں ہی نہیں بلکہ غیر ملکوں میں بھی حکومت کے خرچ پر یا حکومت کے ظاہری خرچ پر نہیں تو مخفی خرچ پر امداد کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے، مختلف زبانوں میں اس کے تراجم کئے جا رہے ہیں اور بے باکی اور بے حیائی کی حد یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر ایک پھنیر سانپ کے طور پر بنائی جاتی ہے اور دنیا کو بتایا جاتا ہے کہ یہ پھنیر سانپ ہے جو تمہیں بھی ڈسنے کے لئے آ رہا ہے اور تمہیں اس سے متنبہ کیا جا رہا ہے۔ تو خدا کے عذاب کو بلانے کے جتنے طریق بھی ممکن ہیں، بے حیائی اور بے باکی کی جتنی راہیں ممکن ہیں ان سب کو اختیار کیا جا رہا ہے۔

اس لئے اب سمجھانے کا وقت گزر چکا ہے دوسرا یہ کہ احمدیت کی طرف سے جب جوابی

لٹریچر شائع کیا جاتا ہے تو شائع کرنے والوں اور تقسیم کرنے والوں کو قید کر لیا جاتا ہے، اُس لٹریچر کو ضبط کر لیا جاتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں سینکڑوں احمدی رسائل اور اخبارات اور اشتہارات ضبط کئے گئے اور سینکڑوں احمدی نوجوانوں کو اس جرم کے ارتکاب میں قید کر لیا گیا کہ انہوں نے احمدیت پر الزام لگانے والوں اور بے باک زبان استعمال کرنے والوں کے جواب میں نہایت شائستہ زبان میں احمدیت کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

پس ہر وہ احمدی رسالہ یا اخبار یا اشتہار جس کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی اُس رسالے یا اخبار یا اشتہار کو بھی ضبط کر لیا گیا۔ اُن لوگوں کو قید کر لیا گیا جنہوں نے وہ تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے اس آیت کریمہ سے اگلی آیت میں جو قرآن کریم نے مضمون بیان فرمایا ہے اس کا پوری طرح اطلاق ہو رہا ہے کہ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط (الشوریٰ:۱۵) اب حجت کا معاملہ گزر چکا ہے اب دلیل کی راہ تم نے چھوڑی کوئی نہیں۔ اول غالب دلیل کی وجہ سے تمہارے لئے مد مقابل دلیل پیش کرنے کی سکت ہی باقی نہیں تھی اور پھر تم نے اُس غالب دلیل کی راہ روکنے کے لئے تلوار اٹھالی ہے اور جبراً اُس دلیل کی آواز کو بند کرنے کی اور مٹانے کی کوشش کی ہے اس کے بعد لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ط اب تمہارے اور ہمارے درمیان حجت کی کوئی بات باقی نہیں رہی۔ جب یہ حالت پہنچ جائے تو اس کے بعد مباہلہ کے سوا چارہ کوئی نہیں رہتا۔ چونکہ اصل دعویٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور بذات خود میں یا آپ دعویدار نہیں ہیں مگر اس حیثیت میں کہ ہمیں بھی اُس دعویٰ کی تصدیق کے لئے اپنے جان و مال اور عزتوں کو پیش کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ اس حیثیت سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مباہلہ کی آواز کو آج پھر اٹھاتا ہوں۔ وہ آواز جو سو سال پہلے اٹھائی گئی تھی جس سے ٹکرا کر سینکڑوں مولوی اور اُن کے ساتھی خدا تعالیٰ کی ذلتوں کی مار کھا کھا کر ہلاک ہوئے تھے اور پھر بھی بعض لوگوں نے اُس غلط روش کو ترک نہیں کیا۔ اُسی آواز کو آج میں دوبارہ بلند کرتا ہوں اور اسے میں دو حصوں میں پیش کروں گا۔

آج کے خطبہ کا تعلق جس سے ہے وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر جھوٹے الزامات کا تعلق ہے اور آپ کو مفتری اور مکذب قرار دینے سے تعلق ہے۔ دوسرے حصہ میں یعنی انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں وہ امور پیش کروں گا جو اس کے بعد جماعت احمدیہ

پر مسلسل بہتان طرازی سے تعلق رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو نئی نئی افتراء پردازی کی راہیں اس قوم نے اختیار کی ہیں ان سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لئے پہلا آج کا جو مباہلہ کا چیلنج ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا بھی دراصل آپ ہی کی تکذیب سے تعلق رکھتا ہے لیکن جماعت احمدیہ کی وساطت سے جماعت احمدیہ پر نئے نئے جو الزام تراشے جارہے ہیں ان کے متعلق ایک چیلنج ہوگا۔تو اس مناسبت سے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ چیلنج پیش کرتا ہوں:۔

''ہر ایک جو مجھے کذاب سمجھتا ہے اور ہر ایک جو مکار اور مفتری خیال کرتا ہے اور میرے دعویٰ مسیح موعود کے بارہ میں میرا مکذب ہے اور جو کچھ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی اس کو وہ میرا افترا خیال کرتا ہے۔ وہ خواہ مسلمان کہلاتا ہو یا ہندو یا آریہ یا کسی اور مذہب کا پابند ہو اس کو بہر حال اختیار ہے کہ اپنے طور پر مجھے مقابل پر رکھ کر تحریری مباہلہ شائع کرے یعنی خدا تعالیٰ کے سامنے یہ اقرار چند اخباروں میں شائع کرے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے یہ بصیرت کامل طور پر حاصل ہے کہ یہ شخص (اس جگہ تصریح سے میرا نام لکھے) جو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت کذاب ہے اور یہ الہام جن میں سے بعض اس نے اس کتاب میں لکھے ہیں یہ خدا کا کلام نہیں ہے بلکہ سب اس کا افترا ہے اور میں اس کو درحقیقت اپنی کامل بصیرت اور کامل غور کے بعد اور یقین کامل کے ساتھ مفتری اور کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔پس اے خدائے قادر اگر تیرے نزدیک یہ شخص صادق ہے اور کذاب اور مفتری اور کافر اور بے دین نہیں ہے تو میرے پر اس تکذیب اور توہین کی وجہ سے کوئی عذاب شدید نازل کر ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا کر۔آمین۔ہر ایک کے لئے کوئی تازہ نشان طلب کرنے کے لئے یہ دروازہ کھلا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ:۷۱-۷۲)

پس یہ دروازہ جس طرح ایک سو سال پہلے کھلا تھا آج بھی کھلا ہے۔تکذیب کرنے والے تکذیب تو کر رہے ہیں لیکن باقاعدہ قرآنی چیلنج، قرآنی مباہلہ کی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے ملاعنہ نہیں

کر رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس چیلنج کو سامنے رکھتے ہوئے کھلے لفظوں میں یہ وضاحت کرتے ہوئے لعنت ڈالنے کی جرأت نہیں کر رہے کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو خدا تعالیٰ وہ ساری لعنتیں ان پر جمع کر دے۔

اس لئے جن لوگوں کی بدزبانی کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھنے والا ہوں ان کو بھی اور ان کے تمام ماننے والوں کو بھی اور ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور حکومت پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور علماء کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور عدلیہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بھی جو تکذیب میں پیش پیش ہیں اور عوام سے تعلق رکھتے ہیں لیکن کچھ گروہوں کے سربراہ ہیں **ان سب کو میں مخاطب کر کے تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج دیتا ہوں** اور ان الفاظ میں چیلنج دیتا ہوں جو الفاظ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میں نے پڑھ کر سنائے ہیں۔ جس قسم کی بدزبانیاں اور گستاخیاں کی گئی ہیں ان کے نمونے چند میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ ان لوگوں کو یاد کراؤں کہ یہ ساری باتیں اپنے مباہلہ میں بیان کریں اور جرأت سے بیان کریں اگر وہ سچے ہیں۔

ایک منظور الٰہی ملک ہے کوئی انہوں نے لکھا کہ مرزا صاحب (ہفت روزہ لولاک سے یہ عبارت لی گئی ہے) مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ خدا ہے خدا کا بیٹا ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ میں اور میری ساری جماعت اس بہتان تراشی پر، اس اعلان کرنے والے اور اس کی تائید میں دیگر علماء کو یہ چیلنج دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے، افترا ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذِبین۔ اگر تم سچے ہو اور خدا کا خوف رکھتے ہو تو مقابل پر تم بھی کہو لعنت اللہ علی الکاذبین۔

محمد سجاد خان صاحب ہیں یہ بھی بے باکی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں ''چہرہ قادیانیت'' ایک رسالہ ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ من ذٰلک ایک پھنیر سانپ کے طور پر پیش کرنے کی بے حیائی کی گئی ہے۔ یہ اس کے مصنف ہیں، یہ صاحب۔ جمعیت اشاعت توحید والسنۃ نام رکھا ہوا ہے۔ انا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون۔ توحید وسنۃ۔ یہ اِنّا لِلّٰہ۔ کس کی توحید اور کس کی سنہ۔ لکھتے ہیں قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی پیروی

باعث نجات نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔

میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکذبین۔ اس مکذب اور مفتری اور سراسر جھوٹے اور دروغ گو انسان پر خدا کی لعنت ہو اگر یہ جھوٹا ہے تو ورنہ تمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین پر اگر ہم جھوٹے ہیں خدا کی لعنت ہو۔

مولانا عبداللہ سندھی کوئی عالم دین سکھر کے نام سے معروف ہیں وہ لکھتے ہیں انگریز نے جہاد کو منسوخ کرنے اور اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے غلام احمد قادیانی کو بطور نبی کھڑا کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جہاد منسوخ صرف نبی ہی کر سکتا ہے۔

میں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے اس مولانا کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر تم حق پر ہو اور جرأت رکھتے ہو تو تم بھی جواباً یہ کہو کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

مولانا عبدالحلیم صاحب ہیں کوئی وہ فرماتے ہیں مرزا قادیانی کی مدد عالمی صلیبی قوتیں کرتی تھیں۔ میں پھر اپنے اس اعلان کو دہراتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اور مخاطب کو کہتا ہوں کہ تم میں حیاء اور جرأت ہے تو تم بھی جواباً اس دعویٰ کو پیش کر کے کھلے لفظوں میں کہو کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

ایک پروفیسر صاحب کہلاتے ہیں ساجد میر صاحب وہ لکھتے ہیں قادیانی انگریز کے خود کاشتہ پودے اور ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں۔ میں پھر اس اعلان کا اعادہ کرتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ ساری جماعت عالمگیر اس آواز میں میرے ساتھ شامل ہے اور میرے پیچھے ہے اور کامل ایمان اور یقین رکھتی ہے کہ یہ الزام لگانے والا جھوٹا اور مفتری ہے اس لئے ہم یہ اعلان کرتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر تم سچے ہو اور تمہارے بھی کچھ ماننے والے ہیں جو تمہاری تائید میں جرأت کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں تو سب لوگ اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو ملا کر یہ اعلان کرو کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

حکومت پاکستان نے جو چیتھڑا شائع کیا تھا ''قادیانیت اسلام کے لئے سنگین خطرہ'' اس کے اندر بہت سی بے ہودہ سرائیاں کی گئیں۔ زیادہ تر اُس کا تعلق بات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے تھا اس لئے اس طرح مباہلہ کا چیلنج دینا آسان نہیں ہے کہ جیسے ایک ایسے مفتری کو چیلنج دیا جاتا ہے جو بالکل ایک نئی بات اپنی طرف سے بناتا ہے مگر اُس کتابچہ پر یا اُس رسالہ پر قرآن کریم کی یہ آیت صادق آتی ہے يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهِ (النساء:۴۷) کہ وہ کلام کو اس طرح توڑ مروڑ

کر پیش کرتے ہیں کہ جو کہنے والے کا منشاء ہے اُس کے برخلاف اُس کی بات سے نتیجہ نکالتے ہیں اور ایک ایسی بات اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں جو مقصود نہیں ہے۔ اس پہلو سے وہ رسالہ دجل کا اور فریب کاری کا ایک شاہکار ہے لیکن جو اُس رسالے میں روح پیش کی ہے وہ ساری جھوٹی ہے۔ نتیجے جو نکالے گئے ہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر سے کہ نعوذ باللہ آپ نے یہ تسلیم کیا کہ آپ کو انگریزوں نے اور آپ کی جماعت کو انگریزوں نے خود کاشت کیا تھا اور وہ خدا کی طرف سے گویا نہیں ہے۔ پھر وہ لکھتے ہیں وہ تمام اسلام دشمن قوتوں کو اپنی پوری وفاداری کا یقین دلاتے رہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو افتراء سے تعلق رکھتا ہے ایسے افتراء سے جس کی کسی قسم کی کوئی بنیاد کہیں موجود نہیں اور ساتھ ہی اس فقرے کا بھی اضافہ کر دیا گیا کہ نام نہاد اسرائیلی فوج کے اندر اس کا وجود اب ایک کھلا راز ہے۔ یعنی نام نہاد اسرائیلی فوج میں جماعت احمدیہ کے سپاہیوں کا وجود ایک کھلا راز ہے۔ جو اس نام نہاد شخص کو پتا ہے اور کسی کو نہیں۔ اپنے آپ کو برطانوی استعمار پسندوں اور اپنے آپ کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا خود کہتے ہیں۔ ختم نبوت سے صریح انکار ہے اور پھر تمسخر کے رنگ میں یہ لکھنے کی بھی جسارت کی گئی ہے اس حکومت کے نمائندہ رسالہ میں کہ بعض اہل قلم نے لکھا ہے۔ بعض اہل قلم نے یہ فقرہ آپ اندازہ کریں اس سے کتنا وزن رہ جاتا ہے بات میں۔ بعض اہل قلم نے لکھا ہے کہ مرزا کو گھر کا کچھ مال غبن کرنے کی پاداش میں انکے باپ نے گھر سے نکال دیا تھا۔ افتراء پردازی تخفیف، تحقیر، تضحیک کا یہ ایک مرقع رسالہ ہے اور حکومت پاکستان کی خرچ پر حکومت کی طرف کھلم کھلے لفظوں میں منسوب ہو کر نکالا گیا ہے اور اس کے تراجم بھی کئے گئے۔ عربی، انگریزی اور خدا جانے کس اور زبان میں۔ تو اس رسالے کے مصنفین اور جن لوگوں کی ایماء پر یہ رسالہ شائع کیا گیا اور جو لوگ ان باتوں پر ایمان رکھتے ہیں جو اس رسالہ میں بیان کی گئیں اور جماعت احمدیہ پر یہ اتہامات لگاتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتہام لگاتے ہیں۔ وہ سارے میرے مخاطب ہیں خواہ وہ حکومت کے کسی بھی عہدے سے تعلق رکھتے ہوں یا حکومت سے باہر ان علماء سے تعلق رکھتے ہو جو اس رسالہ میں کسی طرح شریک ہوئے یا اُن عوام سے تعلق رکھتے ہوں جو کھلے لفظوں میں کامل یقین کے ساتھ ان باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس چیلنج کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہیں کہ اگر وہ جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی لعنت ان پر

پڑے۔ اس لئے میں پوری احتیاط کے ساتھ اُن چند آدمیوں کو چننا چاہتا ہوں جو پوری بصیرت اور بصارت کے ساتھ کھلے کھلے لفظوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگائے جانے والے ان تمام الزامات کی تائید کے لئے اپنی جان کی بازی لگانے کے لئے تیار ہیں اتنا واضح ہیں اپنی تکذیب میں صرف اُن کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ آئیں اور جماعت احمدیہ عالمگیر کے اس چیلنج کو قبول کریں کہ ہم ایسے سب افراد پر جو اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جس کو میں نے بیان کیا ہے خدا کی لعنت ڈالتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو اور جو جو باتیں تم نے بیان کی ہیں جن میں سے چند نمونے میں نے پڑھے ہیں یہ باتیں جو میں نے پڑھ کر سنائی ہیں قطعاً کذب اور افتراء ہے اس میں کوئی بھی صداقت نہیں۔ اس لئے تم اگر جرأت رکھتے ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق جو قرآنی مباہلہ کے چیلنج کی تفسیر ہے کھلم کھلا اعلان کرو تا کہ کوئی اشتباہ کی بات نہ رہے جس طرح جماعت احمدیہ کے سربراہ کی طرف سے جو اعلان کیا جاتا ہے وہ ساری دنیا میں مشتہر ہوتا ہے مختلف زبانوں میں اُس کے ترجمے ہوتے ہیں، مختلف رسائل میں چھپتا ہے۔ تم بھی مخفی بیٹھ کر اس چیلنج کو قبول نہ کرو بلکہ کھلے بندوں اخبارات میں شائع کرو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ظاہر ہو اور قوم کو بتاؤ کہ ہم پورے شعور کے ساتھ، پوری بصیرت کے ساتھ اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔ ہم دوبارہ اقرار کرتے ہیں کہ جو باتیں ہم نے بیان کیں یا بیان کی گئی ہیں یہ ساری سچی ہیں اور جماعت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے بانی جھوٹے ہیں۔ اس وضاحت کے ساتھ اگر تم مباہلہ کے لئے تیار ہو تو میں جماعت احمدیہ کی سربراہی میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ تم بھی اپنے چیلے چانٹوں کو اکٹھا کرو اپنے بڑوں اور چھوٹوں کو بلاؤ۔ اپنی عورتوں اور بچوں کو بلاؤ اور یہ اعلان جماعت احمدیہ کے مدمقابل کرنے کی جرأت کرو۔

ایک وفاقی شرعی عدالت قائم کی گئی۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی تبصرہ کیا ہے تفصیلی نہ اس کی حیثیت عدالت کی ہے کیونکہ عدل وانصاف کو دور کا تعلق بھی اس عدالت سے نہیں تھا، نہ اس کی شرعی حیثیت ہے کوئی کیونکہ اسلام میں اس نوع کی شرعی عدالت کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور شریعت اسلامیہ کی اس عدالت سے جو حرکتیں سرزد ہوئی ہیں اُن کا دور کا بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ عدلیہ کہلانے کے باوجود ایک عام مہذب انسان کی زبان سے بھی عاری ہیں اور نا آشنا ہیں۔ چیف جسٹس آفتاب حسین

خان، فخر عالم، محمد صدیق چوہدری، مولانا محمد غلام علی، عبدالقدوس قاسمی یہ سارے وہ ہیں جو اس عدالت کے جج کے طور پر بیٹھے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے دو یا تین وکلاء کی طرف سے جو اُن کی ذاتی حیثیت میں مقدمہ قائم کیا گیا تھا اُس کا فیصلہ کرنے کے لئے یہ جج مقرر ہوئے تھے۔ عوام الناس اُسے جماعت احمدیہ کا مقدمہ قرار دیتے ہیں یہ جھوٹ ہے۔ میں نے کبھی بھی جماعت احمدیہ کی کسی تنظیم کو اجازت نہیں دی کہ وہ ان دنیاوی عدالتوں میں اپنا مقدمہ پیش کریں۔ ہمارا مقدمہ بحیثیت جماعت خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہے اور اب یہ مباہلہ کا چیلنج اگر کوئی غلط فہمی تھی بھی تو اسے ہمیشہ کے لئے دور کر دے گا۔ ان کے عدالتی فیصلہ کے مقابل پر ہم خدا کی عدالت میں مقدمہ پیش کرتے ہیں اور ان کو فریق کے طور پر بلاتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی حیا ہے اگر ان میں کوئی جرأت ہے اور وہ کامل یقین رکھتے ہیں کہ اُن کے فیصلے صداقت پر مبنی تھے اور حق پر مبنی تھے اور اسلام کی انصاف کی تعلیم کے مطابق تھے تو یہ بھی جرأت کے ساتھ سامنے آئیں اور آسمان کی عدالت میں ہم سے یہ مقدمہ لڑ کے دیکھیں۔

وہ لکھتے ہیں مرزا غلام احمد کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دھوکے باز اور بے ایمان آدمی ہے۔ یہ شرعی عدالت کی زبان ہے۔ جس طرح انہوں نے جماعت احمدیہ کا فیصلہ کرنے کی کوشش کی ہے ہر شریف النفس دنیا کا آدمی جو خود ملوث نہیں ہے اس جھگڑے میں وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ سارے جج دھوکے باز اور بے ایمان ہیں۔ ورنہ کوئی شریف النفس انسان جو حقیقت میں عدلیہ کے مضمون کو جانتا ہو وہ اس قسم کی باتیں اپنے فیصلوں میں نہیں لکھ سکتا۔ پھر وہ فیصلہ دیتے ہیں کہ تمام الہامی پیشگوئیاں غلط پائی گئیں۔ ایک بھی پیشگوئی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کبھی سچی نہیں ہوئی۔ عام علماء جتنے بھی جماعت کے مدمقابل ہوئے ہیں ان سب سے یہ بے حیائی میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ اشد ترین مخالفین نے بھی یہ اقرار ضرور کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر پیشگوئیاں سچی تھیں۔ ان معنوں میں یہ اقرار کیا ہے کہ اُن کو جھوٹا کہنے کی ان کو کبھی جرأت نہیں ہوئی اور گنتی کی دو یا تین پیشگوئیاں انہوں نے چنیں ہمیشہ انہیں اعتراض کا نشانہ بنایا لیکن اس عدلیہ کو دیکھیں کہ شریعت کے نام پر قائم ہوئی ہے۔ ادعا یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کی نمائندگی کر رہی ہے اور اعلان یہ کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام پیشگوئیاں خواہ وہ الہامی تھیں یا غیر الہامی وہ ساری جھوٹی نکلیں۔ پھر اسی عدلیہ نے یہ اعلان کرنے کی جرأت کی کہ

قادیان میں مرزا غلام احمد کے ماننے والے مسلمانوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ہمارا بچپن قادیان میں گزرا وہیں جوان ہوئے پارٹیشن تک، ایک ایک لفظ اس بات کا جھوٹا ہے۔ کبھی آج تک ایسا واقعہ نہیں ہوا اور ایک اور جگہ یہ وضاحت کی گئی ہے کہ خود دوسرے مسلمانوں کی اپنی مساجد میں ان کو اذان سے روکا جاتا تھا۔ اس لئے یہ مضمون ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان اس بات کی دوسرے مسلمانوں کو اجازت نہیں دیتی تھی کہ وہ خود اپنی مساجد میں اذان دیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ اگر کوئی احراری شرارت کی راہ سے دوسری مسجد پر قبضہ کرنے کی خاطر وہاں بدنیتی اور فساد کی راہ سے اذان دینے کے لئے آیا ہو تو جماعت احمدیہ نے اپنی مسجد میں کسی مخالف کو جس کا اس مسجد سے تعلق نہیں اذان دینے سے روک دیا ہو۔ اس سے میں انکار نہیں کرتا ایسا واقعہ ہوسکتا ہے کہ ہوا ہو میرے علم میں نہیں ہے لیکن یہ قطعی جھوٹ ہے اور واضح جھوٹ ہے اور افتراء ہے کہ جماعت احمدیہ نے کبھی کسی مسلمان کو اُس مسجد میں اذان دینے سے روکا ہو جس کا اُس سے تعلق ہے یعنی اُس فرقے کی مسجد ہے جہاں اُس کا آنا جانا ہے، اس کا آنا جانا کسی فریق کی طرف سے قابل اعتراض نہیں سمجھا جاتا۔ کسی بھی ایسی مسجد سے جس کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں کبھی بھی جماعت احمدیہ نے کسی فریق کو اذان دینے سے روکا ہو تو ہم یہ سب بلند آواز سے اعلان کرتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر یہ شرعی عدالت کے جج سچے تھے یہ لکھنے میں تو مدمقابل آئیں اور بیویوں بچوں لڑکوں، عورتوں، اپنے ملنے جلنے والوں اور تعلق رکھنے والوں کو جو ان کو سچا سمجھتے ہیں ان سب کو ساتھ بلائیں اور اعلان کریں اور کھلے لفظوں میں شائع کریں کہ اگر ہم نے جھوٹے فیصلے کئے ہیں اور کذب سے کام لیا ہے تو خدا تعالیٰ ہم پر لعنت کی مار ڈالے اور دنیا کے لئے ہم عبرت کا نشان بنیں۔

پھر لکھتے ہیں مرزا نے لوگوں کو افیون کھانے کی تلقین کی۔ حد ہے بے حیائی کی یہ تو ممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طب سے بھی شغف تھا آپ کو اور کسی مریض کو کہا ہو کہ تمہارا علاج یہ ہے جس طرح بعض دفعہ ذیابیطس کے مریض کے لئے افیون کا جزو تجویز کیا جاتا ہے نسخوں میں۔ یہ کہنا کہ اپنے ماننے والوں کا افیون کھانے کی تلقین کی اور ساتھ یہ کہا کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا مسیح افیونی ہے۔ یہ کسی عام بدبخت مولوی کی زبان نہیں ہے، یہ چوٹی کی شرعی عدالت پاکستان کے ججوں کی زبان ہے۔ آپ اندازہ کریں اس جرأت اور بے باکی کی کہ اس طرح یہ لکھ رہے ہیں اور

دنیا کو دھوکا دے رہے ہیں۔

پس وہی اعلان بار بار جماعت احمدیہ کی طرف سے کیا جا رہا ہے اور یہ بھی اگر سچے ہیں تو آمین کہیں اور اعلان کریں دنیا میں کھلے کھلے لفظوں میں اور اخباروں میں شائع کریں اور ٹیلی ویژن پر آئیں اور یہ اقرار کریں کہ ہم سچے ہیں اس بات میں اگر خدا کی نظر میں ہم جھوٹے ہوں تو خدا ہم پر لعنت کی مار ڈالے اور ہمارے تعلق رکھنے والوں پر بھی لعنت کی مار ڈالے جو اس اعلان میں ہمارے شریک ہیں۔

پھر اور کئی قسم کی جو بے ہودہ سرائیاں کی گئیں ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود نعوذ باللہ اپنے بیت الدعا کو بیت اللہ کے برابر مقام دیتے تھے اور حرم گردانتے تھے اور قادیان سالانہ آنے کو حج قرار دیا کرتے تھے اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کو یہ تلقین کی کہ تم قادیان آکر حج کرو یعنی مناسک حج قادیان میں ادا کرو یہ ساری باتیں افتراء کا پلندا ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کیوں نہ حج کر لیا قادیان میں اگر دوسروں کو تلقین کرنی تھی۔ ساری عمر اس دکھ میں مبتلا رہے کہ کاش مجھے اجازت ہو تو میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے مزار کی بھی زیارت کرسکوں اور خانہ بیت اللہ کی بھی زیارت کروں، حج کرسکوں لیکن دشمن نے آپ کی راہیں بند کردی تھیں۔ تو اگر حج اتنا ہی آسان تھا کہ قادیان میں بیٹھے ہوسکتا تھا یہ تو ہر روز حج ہوسکتا تھا وہاں۔ اتنا جھوٹ ہے سراسر افتراء ہے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یا جماعت احمدیہ کے کسی بڑے یا چھوٹے نے قادیان کی زیارت کو حج بیت اللہ کا متبادل نہیں سمجھا اور قادیان میں حج کرنے کا کوئی بھی تصور موجود نہیں۔ اس لئے اگر یہی بات ہے بعض تحریروں سے جو مجازی رنگ میں کوئی اشارے انہوں نے دیکھے اُس سے یہ نتیجہ اگر نکالا ہے جو وہ نکال رہے ہیں تو ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ جرأت ہے تو تم بھی مقابل پر یہ اعلان کرو۔ ایک بھی احمدی دنیا میں ایسا نہیں جو قادیان کبھی بھی اپنی زندگی میں حج کرنے کی نیت سے گیا ہو اور قادیان جانے کو اُس نے حج سمجھا ہو۔ ایک بھی دنیا میں ایسا احمدی نہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء کی تعلیم سے یہ نتیجہ نکالا ہو کہ میں جو قادیان جاؤں گا میرا وہ حج ہو جائے گا جو شریعت نے مجھ پر مکہ معظّمہ کے طواف اور دوسرے دیگر مناسک کی صورت میں فرض فرما دیا ہے۔

پھر وہ شرعی عدالت کے جج یہ لکھتے ہیں احمد یہ تحریک کو انگریزوں کی اشیر باد حاصل تھی اور ان کے اشارے پر ان کے زیر سایہ شروع کی گئی وہی جواب ہے جو پہلے بار ہا دے چکا ہوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اگر تم میں جرأت ہے اور تم میں کوئی شرافت باقی رہ گئی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ واقعی تم نے اپنی اسلامی شریعت کی کورٹ پر بیٹھ کر عدلیہ کے حق ادا کئے ہیں اور ان سب باتوں میں جو میں نے بیان کی ہیں تم مفتری نہیں ہو بلکہ جماعت احمدیہ مفتری ہے تو پھر اس چیلنج کو قبول کرو اور اعلان کرو اور پھر دیکھو کہ خدا کی تقدیر تم سے کیا سلوک کرتی ہے۔

لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور ایک دفعہ پھر میں کوشش کرتا ہوں کہ یہ لوگ اپنی ان حرکتوں سے باز آجائیں اور اس مباہلہ کے چیلنج کو قبول نہ کریں۔ ہم تو یہ اعلان کر ہی چکے ہیں اور ہم پوری جرأت اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اعلان کرتے ہیں۔ ببانگ دہل تمام دنیا میں یہ اعلان کر رہے ہیں لیکن میں اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ تم خدا کا خوف کرو اور اس مباہلہ کو قبول کرنے میں جلدی نہ کرو اور اتنی ہی عقل کا نمونہ دکھاؤ جتنی عقل نجران کے نمائندہ عیسائیوں کے وفد نے دکھائی تھی اور حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے چیلنج کو قبول کرنے سے باز رہے تھے اور حیا کی تھی لیکن اگر تم نے اصرار کیا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کی تقدیر ظاہر ہوگی اور پھر اُس کو تم نہیں روک سکو گے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں آخر پر چند نصیحتیں کر کے اس خطاب کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

> ”میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور

پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں‘‘ ۔(اربعین نمبر ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۱، ۴۷۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے کہ جو میں اس دنیا میں گزر جاؤں میں اپنے اس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فالحمد لله اولًا وَ اٰخِرًا وَظا ھِرًا وَباطِنًا هو ولِیّ فِی الدنیا والآ خرة وَهو نعم المولى و نعم النصير اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ میں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں‘‘

اور میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں یہ اعلان پھر مکرر کرتا ہوں اپنی طرف سے دنیا کے تمام احمدیوں کی طرف سے کہ وہ ہماری حمایت کرے گا یعنی ہمارا خدا ہماری حمایت کرے گا اور ہم نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتارے جائیں گے کیونکہ ہمارا خدا ہر قدم میں ہمارے ساتھ ہے۔ اور ہم اس کے ساتھ ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے۔ نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پا چکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کر سکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں۔ خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس

سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھا دے‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۹۴، ۲۹۵)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

’’اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ اگر اب مجھ سے ٹھٹھہ کرتے ہیں تو اس ٹھٹھے سے کیا نقصان کیونکہ کوئی نبی نہیں جس سے ٹھٹھہ نہیں کیا گیا۔ پس ضرور تھا کہ مسیح موعود سے بھی ٹھٹھہ کیا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣١﴾ (یٰسین:۳۱)

کہ وائے حسرت انسانوں پر ان بندوں پر کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی رسول ان کی طرف آیا ہو اور اُس سے انہوں نے ٹھٹھہ نہ کیا ہو۔

’’پس خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھہ کیا جاتا ہے مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کی روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اُس سے کون ٹھٹھہ کرے گا۔ پس اس دلیل سے بھی عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا‘‘

اس پیشگوئی کا آغاز جن دعاوی سے کیا گیا ہے اس پیشگوئی کا آخر ان دعاوی کی تصدیق کر رہا ہے کیونکہ ساری باتیں جو تقریباً ایک سو سال پہلے کی گئیں آج تک تمام مخالفین کے لئے کھلا چیلنج بنی ہوئی ہیں اور دو سال قبل میں نے سارے مسلمانوں کے علماء کو جو ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے تھے اور حضرت عیسیٰؑ بجسد عنصری آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چیلنج کیا تھا ساری جماعت کی طرف سے آج تک اُس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ ابھی بھی وہ چیلنج کھلا ہے ایک سو سال گزر گئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ ایک ایک بات سچی ثابت ہوئی ہے۔ پس اگر تم سمجھتے ہو کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں تو حضرت مسیح کو آسمان سے اتار کر دکھاؤ اتنی سی بات ہے۔ جو زور لگتا ہے لگا لو دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں والی طاقت سے سازش کرو اور ان کے ساتھ ہو جاؤ اور احمدیت کو جھوٹا کرنے کے لئے صرف اتنی ہی بات ہے اُس مسیح کو جس کے متعلق تم یقین رکھتے ہو کہ وہ زندہ آسمان پر بیٹھا ہے اور آخری وقتوں میں یہ زمانہ ہے۔ یہ دن ہیں جس میں اترنے کا منتظر ہے دعاؤں کے ذریعہ گریہ وزاری کے ذریعہ چارے کر کے ہر قسم کی نئی ایجادات سے استفادہ کرتے ہوئے کوشش کرو کہ کسی طرح اُس روٹھے ہوئے مسیح کو منا کر دوبارہ زمین پر لے آؤ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تم کبھی ایسا نہیں کرو گے کبھی ایسا نہیں کر سکو گے فرماتے ہیں:

> **”ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا“** (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ: ۶۶۔۶۷)

پس یہ گھبراہٹ کے دن آ گئے ہیں تم اس گھبراہٹ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو استغفار سے کام لو اور بے باکی میں آگے نہ بڑھو اور تقویٰ اختیار کرو اسی میں تمہاری نجات ہے اللہ تعالیٰ تمہیں سچائی کو قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔